احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 24 مارچ 2001ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 24 مارچ 2001ء - 28 ذی الحج 1421 ہجری - 24- امان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 67

مثالی اخوت

ہجرت مدینہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ اور سعد بن ربیعؓ انصاری کو بھائی بنایا۔ حضرت سعدؓ نے عبدالرحمانؓ سے کہا کہ میں اپنا نصف مال تمہیں دیتا ہوں اور اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں تم عدت کے بعد اس سے شادی کر لینا مگر حضرت عبدالرحمان نے شکریہ کے ساتھ یہ پیشکش رد کر دی۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب فاذاقضیت الصلوۃ حدیث نمبر 1907)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عفو و درگزر اور باہمی محبت

''تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں خدا کی لعنت سے خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 12)

''جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

''کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 20)

''میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے ...... جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 1 ص 23)

☆☆☆☆☆

احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے عہدیداران

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کی مرکزی کمیٹی کی منظوری برائے سال 2001-2002ء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت عنایت فرمائی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین: مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب
وائس چیئرمین: مکرم سید عزیز احمد صاحب
جنرل سیکرٹری: مکرم کلیم احمد قریشی صاحب
فنانس سیکرٹری: مکرم ابراہیم احمد ملک صاحب
آڈیٹر: مکرم مسعود احمد ناصر صاحب

ممبران کمیٹی

1- مکرم فہیم اعجاز صاحب (از فیلوز کیٹیگری)
2- مکرم افتخار اللہ سیال صاحب (از فیلوز کیٹیگری)
3- مکرم محمد حمید صاحب (از ممبرز کیٹیگری)
4- مکرم مقبول احمد مبشر صاحب (از ایسوسی ایٹس کیٹیگری)
(پیٹرن ایسوسی ایشن)

خصوصی درخواست دعا

☆ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

☆☆☆☆☆

ضرورت انسپکٹران مال

وقف جدید

✿ شعبہ مال وقف جدید کو انسپکٹران کی آسامیوں کے لئے خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایف۔ اے ایف ایس سی پاس احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں امیر صاحب، صدر صاحب کی تصدیق، میٹرک ایف۔ اے ایف۔ ایس۔ سی کی سندات اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ 30- اپریل 2001ء تک دفتر پہنچا دیں۔

(ناظم وقف جدید)

لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کے لئے

اپنے اعمال نظروں میں پھرنے لگے جب بھی سر کو جھکایا دعا کے لئے
اپنی بے مائیگی پہ ندامت ہوئی لفظ ملتے نہیں التجا کے لئے

وہ اگر بخش دے تو ہے اس کی عطا' جانتی ہوں کہ میری حقیقت ہے کیا
کوئی دعویٰ کروں یہ نہیں حوصلہ کچھ عمل بھی تو ہو ادّعا کے لئے

ذات سے ان کی ہم جب سے منسوب ہیں اہل دنیا کی نظروں میں معتوب ہیں
پر ہمیں تو یہ کانٹے بھی محبوب ہیں ہم ہیں تیار ہر اک جفا کے لئے

پیار ان کا ہی تو روحِ ایمان ہے' ان سے نسبت ہی تو اپنی پہچان ہے
یہ تعلق نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں' ہم ہیں کوشاں اسی کی بقا کے لئے

یوں نہ تضحیک کی ہم پہ ڈالو نظر' پا لیا ہم نے کیا یہ تمہیں کیا خبر
ہم تو خوش ہیں ہمارا چناؤ ہوا معرکہ ہائے کرب و بلا کے لئے

زخم سینوں میں اپنے چھپائے ہوئے' مسکراہٹ لبوں پہ سجائے ہوئے
پیار کی جوت من میں جگائے ہوئے' جی رہے ہیں اسی کی رضا کے لئے

آزماتا ہے ان کو ہی وہ دوستو! جن کے جذبوں پہ محبوب کو ناز ہو
امتحاں میں وہی سرخرو ہو گئے' تھے جو تیار ہر ابتلاء کے لئے

یہ ادائیں غضب کس قدر کر گئیں' عشق کی شدتیں اور بھی بڑھ گئیں
ناز دکھلا کے ان کا چرانا نظر' تازیانہ ہے شوقِ لِقا کے لئے

ہجر کی تلخیاں کچھ سِوا ہو گئیں' کلفتیں فرقتوں کی بَلا ہو گئیں
جوت کتنی امیدوں کی بجھنے لگی لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کے لئے

وہ مجیبِ دعا آج بھی ہے مگر' بات کیا ہے کہ آہیں ہوئیں بے اثر
کیا ہمارے یہ جذبے ہی صادق نہیں' ہاتھ اٹھتے نہیں یا دعا کے لئے

ہم تو مجبور ہیں اور لاچار ہیں' کتنی پابندیوں میں گرفتار ہیں
وہ تو مختار ہے مالکِ کُل بھی ہے' بات مشکل ہے کیا کبریاء کے لئے

آرزو خوش نصیبوں کی پوری ہوئی' ان کو مولیٰ نے توفیقِ پرواز دی
یاں شکستہ پری ابتلاء بن گئی جذبہ ہائے خلوص و وفا کے لئے

جب وہ چاہے گا زنجیریں کٹ جائیں گی' فاصلوں کی طنابیں سمٹ جائیں گی
کام میرے لئے غیر ممکن ہے جو سہل ہے میرے مشکل کشا کے لئے

جو مجسم تھا رحمت فقط پیار تھا' جو محبت کا اِک بحرِ ذخار تھا
نام پر اس کے یاں ایسی باتیں ہوئیں دل تڑپ اٹھا اس دلربا کے لئے

میرے اپنے وطن کے یہ اہل قلم جن کو دعویٰ ہے رکھتے ہیں دنیا کا غم
ہو رہا ہے یہاں جو بھی کیا ہے وہ کم ان کے احساسِ دردآشنا کے لئے

سامنے ان کے خونیں تماشے ہوئے' بے کفن کتنی بہنوں کے لاشے ہوئے
جن کے اسلاف سینہ سپر ہو گئے' سر سے نوچی گئی اک ردا کے لئے

نفرتوں کے الاؤ دہکتے رہے' اور ہر سمت شعلے لپکتے رہے
آگ میں فکر واحساس جلتے رہے کہ تھا ایندھن بہت اس چتا کے لئے

امتحاں ٹھیک ہے آزمائش بجا' پھر بھی انسان کمزور ہے اے خدا
کچھ تسلی تو دے' کوئی ڈھارس بندھا خاطرِ قلبِ لرزیدہ پا کے لئے

آنکھ نم' دل پریشاں' جگر سوختہ' منتظر ہیں ترے لطف کے ماکا
کب صبا لائے گی مژدۂ جانفزا میری جاں اہلِ شہرِ وفا کے لئے

صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے- سالانہ 900 روپے

خلافت لائبریری ربوہ کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب

قرآن کریم نے ایک ماڈل لائبریری کا ذکر فرمایا ہے جو لائبریریوں کے لئے ایک اسوہ اور مثال ہے

اس اسوہ کی پیروی میں ہمیں ایسی لائبریریاں بنانی چاہئیں جن میں ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام ہو

مورخہ 3- اکتوبر 1971ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خلافت لائبریری کی نئی عمارت کے افتتاح کے مبارک موقعہ پر جو خطاب فرمایا تھا پیش خدمت ہے۔

''اللہ تعالیٰ جس رنگ میں جماعت احمدیہ کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نواز رہا ہے۔ اس کا شکر نہ ہماری زبان' نہ دنیا کی ساری زبانیں مل کر ادا کر سکتی ہیں۔ وہ ہمیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ ہماری ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جا رہا ہے اور خدمت (دین) کے جذبہ کو سیر کرنے کے سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرف یا جس جہت کو نگاہ کریں اس کے فضل اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

جس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس لائبریری کی تجویز سوچی' اور ہمارے سامنے پیش کی اس وقت یہ ایک بہت بڑا منصوبہ معلوم ہوتا تھا۔ ہم اس وقت بھی خوش تھے۔ اور اب اس کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے پر بھی خوش ہیں۔ اور خدائے رحمٰن کی حمد کے ترانے گاتے ہیں لیکن اس وقت کی آنکھ نے جس کو بڑا دیکھا' آج کی آنکھ اسے چھوٹا پا رہی ہے۔ اس لئے موجودہ ضرورت کے مطابق یا یوں کہنا چاہئے کہ آج سے آئندہ دس سال کی ضرورت کے لئے ہمیں جس لائبریری کی عمارت چاہئے وہ پچاس ہزار یا لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ پانچ لاکھ کتب پر مشتمل لائبریری ہے جس کی ضرورت میں محسوس کر رہا ہوں اور میری آنکھ اسے دیکھ رہی ہے۔

ابھی یہیں پر بیٹھے ہوئے میں نے سوچا کہ اس لائبریری کے پیچھے جو زمین ہے اس کو ابھی سے لائبریری کی عمارت کے لئے وقف کر دیا جائے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کی تعمیر کی توفیق فضل عمر فاؤنڈیشن کو دے گا یا مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دے گا۔ بہرحال اس پر خرچ نسبتاً بہت زیادہ ہوگا۔ لیکن یہ ایک ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی ضرورت کی طرف نشاندہی فرماتا ہے تو وہ اس کے پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔

ہم کیا چیز ہیں۔ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ نہ دنیا کا مال اور دولت ہمارے پاس ہے اور نہ اثر واقتدار ہمارے پاس ہے۔ چھوٹے چھوٹے جائز کام کروانے کے لئے ہمیں بڑی تگ ودو کرنی پڑتی ہے۔ بیچ میں کوئی نہ کوئی ایسا گرگ بھی آجاتا ہے جو اندھیرے میں ٹٹول رہا ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ احمدیوں کو تھوڑی سی سوئی چبھو دی جائے تو بڑا ثواب کا کام ہے لیکن وہ سوئی جب ہمیں چبھتی ہے تو ہم خوش ہوتے ہیں یہ سوچ کر کہ کسی نے یہ جو محاورۃً کہا تھا ''انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل ہو گیا'' وہ شاید ہمارے متعلق ہی کہا تھا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ نے گردنیں کٹوائیں اور اسلام کے باغ کو تر و تازہ کیا۔ ہماری حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سینہ سے لگاتا ہے اور نتیجہ وہی نکلتا ہے کہ (دین) اپنے غلبہ کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

غرض اب یہ عمارت مجھے مختصر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں نے سوچا (اور ابھی اور سوچنے کا بڑا وقت ہے اور ضرورت بھی ہے) کہ قرآن کریم نے ایک ماڈل لائبریری کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ وقت نہیں رہا۔ وہ ماڈل لائبریری جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ اسی ماڈل پر اسی اسوہ پر ہمیں اپنی لائبریریاں بنانے کے متعلق سوچنا چاہئے اور ان کو بنانا چاہئے۔ مثلاً حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات ہے۔ آپؐ کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ابد تک ایک اسوہ ایک مثال بنا دیا ہے۔ قرآن کریم نے صرف یہی نہیں کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بڑی شان ہے۔ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جو شان ہے جس حد تک تمہاری قوت اور استعداد ہے اس کے مطابق آپؐ کے اسوہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو بناؤ۔ اور جس حد تک تمہاری قوت اور استعداد ہے۔ اس کے مطابق اور اس حد تک تم اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کو حاصل کرو۔ (دین) میں کوئی ایسا ڈھانچہ نہیں جس کے اندر روح نہ ہو بلکہ ایسی ہستیاں ہیں جو ہیں تو عام انسانی جسم مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود میں گم ہو کر اور قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر دوسروں کے لئے نمونہ بنتی ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کی ذات ہی حقیقی معنی میں تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے۔ اور قرآن کریم کی وہ لائبریری جس کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے وہ لائبریریوں کے لئے ایک اسوہ اور مثال ہے۔ اس کے مطابق اپنی لائبریریوں کو بنانا چاہئے۔

قرآن کریم نے جس لائبریری کا ذکر کیا ہے۔ وہ خود قرآن کریم ہے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ فیھا کتب قیمۃ (البینہ: ۴) اور اس کے بہت سے معنے ہیں۔ چنانچہ پہلے مفسرین نے اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی کی ہے کہ قرآن کریم میں پہلی کتب موجود ہیں۔ یعنی ہر نبی کی طرف جو شریعت نازل ہوئی اس میں جو ابدی صداقت پائی جاتی تھی اس کو قرآن کریم نے محفوظ کر لیا اس واسطے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب بھی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب بھی ہے۔

(یعنی اس کی شریعت یا اس کی تفسیر سمجھنا چاہئے) جو ابدی صداقتیں جس جس شرعی نبی پر نازل ہوئیں اس پہلو کو قرآن نے لیا اور پہلے زمانے میں چونکہ غیر شرعی نبی پر بھی کچھ ردو بدل کے ساتھ بعض شرعی احکام نازل ہو جاتے تھے (لیکن یہ ایک علیحدہ باریک مضمون ہے اس کو اگر کسی وقت توفیق ملی تو بیان کر دیا جائے گا آپ خود سوچیں) بہرحال پہلے جتنی کتب تھیں شریعت ہی کو ہم لیتے ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔

غرض لائبریری وہ مقام ہے جہاں قرآن کریم کے اسوہ کی روشنی میں ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جاتا ہے یعنی قرآن کریم کی اصطلاح میں لائبریری کے یہ معنے ہیں کہ وہ انتظام جس کے ذریعہ سے ابدی صداقتوں والی کتب کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔ روحانی طور پر اور معنوی لحاظ سے قرآن کریم بہترین لائبریری ہے کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے دنیا میں مسلمانوں نے جو دوسری لائبریریاں بنائیں۔ اس بات کو چھوڑیں کہ اس بات میں ان کی نیتیں کیا تھیں۔ لیکن بعض مسلمانوں نے قرآنی لائبریری کی شکل پر اسی کے طریقے پر عمارتیں بنائیں اور کتابوں کی حفاظت کا سامان پیدا کیا۔ وہ کبھی کامیاب ہوئے کبھی ناکام ہوئے بہت بڑے اور شاندار کتب خانے جن میں ہمارے سینکڑوں ہزاروں اولیاء اللہ کی فکر کا نتیجہ محفوظ کیا گیا تھا وہ دشمنوں نے جلا دیا۔ میں سمجھتا ہوں اس کی اور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں مگر ایک وجہ یا کمزوری یہ بھی ہوسکتی ہے کہ شاید اس کی حفاظت کے لئے دعائیں نہ کی گئی ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام میں ایک مصلحت تو نہیں ہوسکتی۔ اس کے تو ایک کام میں ہزاروں مصلحتیں ہوتی ہیں اس کی تفصیل میں بھی میں اس وقت نہیں جاسکتا۔

بہر حال اگر قرآن کریم کی شکل پر اور اسی مقصد کے حصول کے لئے کوئی لائبریری ہو تو اس کی غرض یہ ہونی چاہئے کہ جس رنگ میں بھی ''ابدی صداقت'' اور اس کی تفسیر ہے وہ اس میں محفوظ ہو۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا تھا کہ اس لائبریری کو ہم بعد میں کسی اور کام میں لے آئیں۔ تو یہی ہوگا جو میرے دماغ نے اس وقت سوچا ہے۔ واللہ اعلم یہ سکیم کس وقت پوری ہو دوسری لائبریری بن جائے تو اس میں ابدی صداقتوں والی کتب ہیں یعنی قرآن کریم اور اس کی تفسیر صرف وہ رہیں اور وہ بھی شاید پچاس ہزار سے لاکھ تک بن جائیں۔

غرض یہ لائبریری قرآن کریم اور اس کی تفسیر کی کتب کے لئے ہو اور جب میں تفسیر کہتا ہوں تو اس سے مراد جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے سب ارشادات قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم کی اولین تفسیر وہی ہے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلی یعنی سب سے اچھی اور بہتر اور حسین اور قابل قبول تفسیر دراصل حضرت نبی اکرم ﷺ کے ارشادات ہیں۔ اس کے بعد باری آتی ہے دوسرے مقربین الٰہی اور آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزندوں کی جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے اور ان علوم کے خزانوں کو کتابی شکل دینے پر خرچ کیں۔ تو یہ پھر قرآن کریم کی یعنی ''فیها کتب قیمة'' کی ظاہری طور پر ایک شکل بن جائے گی۔ ویسے تو جو علوم صحیحہ ہیں ان ساروں کا منبع دراصل قرآن کریم ہی ہے لیکن جو دوسرے علوم ہیں مثلاً سائنس ہے آج سائنسدان جو حقیقت پاتا ہے اس کی بنیاد قرآن کریم پر ہے اور یہ ہم ثابت کرسکتے ہیں۔ کوئی عیسائی لیڈر (یہ نہیں کوئی ٹٹ پونجیا کھڑا ہو جائے ہمیں ستانے کے لئے' کوئی مانا ہوا لیڈر) آکر بات کرے۔ ہم انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے کہ یہ سارے علوم جو حقیقت پر مبنی ہیں وہ قرآن کریم کے منبع سے نکلے ہیں۔ وہ باتیں جو مثلاً 20-1910ء کے درمیان صداقتیں سمجھی گئی تھیں مگر بعد میں پتہ لگا کہ وہ صداقتیں نہیں تھیں ان کا قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس واسطے ہر وہ چیز جو قرآن کریم کے منبع سے نہیں نکلی وہ مشتبہ ہے اور اس کو ہم صداقت نہیں تسلیم کرسکتے۔

بہر حال چونکہ یہ مشتبہ علوم ہیں یہ دوسری لائبریری کے اندر آجائیں گے۔ یہ کوئی بڑی چیز نہیں پچاس ہزار یا ایک لاکھ کتب کی بات ہے اور اس کے لئے افراد کو بھی خرچ کرنا پڑے گا اور جماعت کو بھی خرچ کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ جماعت تو اپنی توفیق کے مطابق خرچ کرے گی۔ لیکن افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہوسکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب لائبریری میں بھیج دیں ان کا اپنا شوق تو پورا ہوگیا۔ میں نے کئی گھروں میں دیکھا ہے کتابیں پڑھنے کے بعد ڈھیر لگا ہوا ہے جیسے ردی پڑی ہوئی ہو۔ آپ ان کو ضائع نہ کریں اگر آپ کے بھائی پڑھنا چاہتے ہیں تو ان کو پڑھنے کا موقع دیں آپ کا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ جو آپ نے خرچ کیا اس کی آپ نے قیمت وصول کر لی۔ آپ نے کتاب پڑھ لی۔ اب آپ کو اس میں دلچسپی کوئی نہیں رہی اس لحاظ سے اگر آپ یہ نیت کریں کہ اگر آپ ایسی ہر کتاب لائبریری میں بھیج دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے میری مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں۔ جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے یاددہانی کروانی پڑیں گی۔ ہماری جماعت کا امریکہ میں' افریقہ میں' انگلستان میں اور دوسرے یورپی ملکوں میں نظام قائم ہے۔ ان کو خاص توجہ دے کر یہ کام کرنا پڑے گا۔ وہ کتابیں بھیجتے چلے جائیں۔ ہر رطب و یابس بھیج دیں کیونکہ ہر آدمی کی جو دلچسپی ہے ضروری نہیں کہ اصولی طور پر ہم میں بھی وہی دلچسپی پائی جائے۔ وہ بھیج دیں جو ہمارے کام کی نہیں ہوگی۔ ممکن ہے ہم اسے کسی کباڑیئے کے پاس بیچ کر پانچ دس کتابوں کی بجائے کوئی اچھی اور مفید مطلب کتاب خرید لیں یا ان کو ویسے جلا دیں اگر اخلاق کو خراب کرنے والی پائیں۔

پس ایک تو جماعت خرچ کرے گی دوسرے افراد کو مفت میں ثواب کا موقع ہے۔ کیونکہ جب انہوں نے کتاب خریدی' اپنی ذات پر خرچ کیا کتاب پڑھ کر قیمت وصول کر لی وہی کتاب اپنے دوسرے بھائیوں کے پڑھنے کے لئے یہاں بھجوا دیں۔ آپ کو ثواب مل جائے گا۔ یہ پھر ساری کتب اس اگلی لائبریری میں جائیں گی۔ اس وقت تو ہم اسی سے کام لیں گے۔

غرض یہ ابتداء ہے۔ ابھی تو یہ درخت ہے جس کو پھل نہیں لگا یعنی لائبریری کی عمارت تو مفید نہیں یا لائبریری کی عمارت میں محفوظ ہونے والی کتب آپ کو یا دوسرے دوستوں کے لئے مفید نہیں جب تک وہ ان سے کماحقہ استفادہ نہ کریں۔ پس لائبریری تو بن گئی مگر ابھی اس لائبریری کے لئے نئی کتابیں نہیں خریدی گئیں جو خلافت لائبریری کی کتب ہیں وہی یہاں منتقل ہوئی ہیں۔ میں نے انجمن سے کہا تھا کہ وہ پچاس ہزار فوری طور پر مہیا کریں اور ایک کمیٹی بنائی تھی (-) جتنا انہوں نے کام کیا ہے گو بہت تھوڑا ہے لیکن وہ بڑا ٹھوس تھا۔ مثلاً ابتدائی کتب ہیں۔ لائبریری کی ابتدائی کتاب کیٹلاگ یعنی کتابوں کی کتاب ہوتی ہے۔ انہوں نے اس کا انتخاب کر لیا تھا۔ وہ بھی میرے خیال میں کئی ہزار روپے کی بنتی تھی۔ دنیا میں بڑی عجیب عجیب کیٹلاگ بن چکی ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مثلاً روس سے ہمیں تاشقند اور عاشق آباد وغیرہ کے کتب خانوں کی کیٹلاگ مل جائے۔ جس کا ایک حصہ تو بہر حال محفوظ ہے ایک حصہ تو بدقسمتی سے دشمنوں نے جلا دیا ہے۔ مگر ایک حصہ اب بھی محفوظ ہے۔ یہ کیٹلاگ مل جائے تو ممکن ہے (دین) کو غالب کرنے کے لئے ہماری جو تحقیق ہے اس میں وہ مفید ہو۔ بہر حال کیٹلاگ کے متعلق اس کمیٹی کا پہلا انتخاب بڑا اچھا ہے۔ یہ بھی کئی ہزار روپے کی ایک کتاب آتی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے ایک کیٹلاگ 8-9 ہزار روپے کی بنائی تھی۔ غرض ایک کیٹلاگ بک یعنی کتابوں کی کتاب کا انتخاب ہو چکا ہے۔ پھر اس میں سے آگے کتابیں منتخب کر کے منگوانی ہیں۔

قرآن کریم کی ایک پیشگوئی تھی۔

اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:11)

دنیا کے رطب و یابس میں پڑ جانے کی وجہ اغلباً اس پیشگوئی کو ثابت کرنا تھا۔ چنانچہ دنیا میں کتابوں کی بے تحاشا اشاعت کی گئی ہے۔ بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جن کی کروڑ کروڑ کاپیاں نکلی ہیں اور دنیا میں پھیلی ہیں اور ایک کتاب ایسی ہے جو اپنی بنیاد کے لحاظ سے صداقت تھی۔ بعد میں تحریف کر دی گئی اور وہ بائبل ہے۔ میرے سینے میں ایک آگ لگی ہوئی ہے کہ جس کثرت کے ساتھ عیسائیوں نے بائبل کو ہر جگہ پہنچایا ہے ہمیں قرآن کریم کو پہنچانا چاہئے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور وہ پریس بھی جلدی لگ جائے اور قرآن کریم کے تراجم دنیا کی ہر زبان میں شائع ہونے لگ جائیں۔

اس وقت دنیا کے ہر اچھے ہوٹل کے ہر کمرے میں بائبل کا ایک نسخہ پڑا رہتا ہے۔ یہ علیحدہ سوال ہے کہ ایک لاکھ میں سے شاید ایک آدمی بھی اس کے پڑھنے میں دلچسپی نہیں لیتا۔ لیکن اس کا نسخہ پڑا ہوا ہے۔ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ اسے یہ سہولت میسر ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی کسی ہوٹل کے کمرے میں پانچ دن کے لئے رہے اور وہ قرآن کریم پڑھنا چاہے تو نہیں پڑھ سکتا کیونکہ آپ نے وہاں قرآن کریم کا نسخہ نہیں رکھا ہوا اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے یہ ہر زبان میں ہونا چاہئے اور اس کے لئے ایک اچھے پریس کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ اس کے لئے جو امپورٹ وغیرہ کا انتظام کرنا تھا وہ مسئلہ اب آخری مرحلوں پر ہے۔ خدا کرے پریس جلدی بن جائے۔ اگر یہ ایک سال میں لگ جائے تو ہم اپنا کام شروع کر دیں گے۔ اشاعت (دین) کے سلسلہ میں بڑا کام کرنے والا ہے۔

بہرحال اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی اس قرآنی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہر رطب و یابس پر مشتمل نشر کا سامان ہو گیا۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم جو مفید چیز ہے اس کو لیں اور اپنی لائبریری میں محفوظ رکھیں۔

پھر بچوں کے لئے مثلاً بعض اچھی کہانیاں ہیں جو ان کے اخلاق کو خراب کرنے والی نہ ہوں سنوارنے والی ہوں۔ یہ بھی بڑی مفید چیز ہے۔ بچوں کا اپنا سیکشن علیحدہ ہو سکتا ہے۔ دراصل یہ معاملہ ذرا سوچ کر طے کرنے والا ہے۔ ابھی تک تو میرے ذہن میں نہیں کہ ہماری جماعت میں ایسے دوست ہوں جن کے اس قسم کے دماغ ہوں اور وہ بچوں کے لئے مفید کتابوں کا انتخاب کر سکیں۔ لیکن یہ ایک اہم ضرورت ہے کہ ہر عمر کے بچے کے دماغ کے لئے علیحدہ کہانی چاہئے۔ میرا دوسرا لڑکا آٹھویں جماعت تک وہ ساری کتابیں جو اس عمر کی تھیں پڑھ گیا۔ مزید پڑھنے کے لئے کوئی کتاب نہ رہی۔ اس وجہ سے اس کے دماغ کو ایسا جھٹکا لگا کہ پڑھائی کی طرف اس کی توجہ نہیں رہی میں اسے بعض دفعہ فیروز سنز کی دوکان پر لے جاتا تھا جس کتاب کو میں اٹھاتا تھا وہ کہتا یہ بھی میں نے پڑھ لی ہے۔ وہ بھی میرے پاس ہے یہ بھی میرے پاس ہے۔ حالانکہ سائنسی علوم کے متعلق بچوں کی اس عمر کے لئے مفید کتابیں اس کثرت سے ہونی چاہئیں۔ کہ پڑھنے والا بچہ دن رات ایک کر کے پڑھے مگر کتب ختم نہ ہوں۔ دوسروں نے تو خیال نہیں کیا۔ کم از کم ہمارے ملک میں تو اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ یا بعض دوسرے ملکوں میں بھی ایسا ہی ہو۔ بعض نے شاید توجہ کی ہو بہرحال سارے ملکوں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

یہ ایک اہم ضرورت ہے اس طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

پس ایک ظاہری لائبریری تو بن گئی گو اس کے اندر روح ابھی اس قدر ہے جتنی پہلی عمارت میں تھی۔ کیونکہ نئی کتابیں تو ابھی نہیں آئیں۔ اس کا ارتقاء ابھی ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی بھی توفیق بخشے اور ایسے آدمی بھی عطا فرمائے جو ریسرچ اور تحقیق کی طرف متوجہ ہوں یہ ذمہ داری بھی ہماری ہے کیونکہ ہم ہی ہیں جو علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ''خلق'' کی کوئی حد نہیں ہے جیسا کہ اس کی صفات کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس کی ''خلق'' کے خواص کی بھی حد نہیں ہے۔ یعنی اگر انسان کو مزید دس کروڑ سال ریسرچ کی توفیق ملتی رہے تب بھی وہ اس مقام پر کبھی نہیں پہنچ سکتا کہ وہ یہ کہے کہ میں نے جلد کے اندر داخل ہو کر اس کے اندر کے علوم کا احاطہ کر لیا ہے۔ وہ کتنی بھی کوشش کرے پھر بھی وہ اپنے آپ کو سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوا ہی محسوس کرے گا۔

پس ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتے ہیں کہ ریسرچ اور تحقیق کا کام ختم نہیں ہوا اور وہ ہر جہت میں رہنا چاہئے۔ ہر علم سے جو تعلق ریسرچ رکھتی ہے اس لحاظ سے وہ ریسرچ ہونی چاہئے۔ وہ تحقیق ہونی چاہئے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے جو مقالے لکھوانے شروع کئے تھے ان کے لکھنے والوں کی تعداد ہر سال کم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس سال صرف پانچ مقالے آئے ہیں۔ پس ہم نے تھکنا نہیں۔ نہ تھک کر ہم کہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی اجازت نہیں دی وہ کہتا ہے پس چلتے چلے جاؤ اگر تھک جاؤ تب بھی کھڑے نہ ہونا۔ حرکت میں رہو پھر میں برکت دیتا چلا جاؤں گا۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمیں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی اور ابھی تو کام کی ابتداء ہے۔ ہماری ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور اس کے مطابق ہماری کوشش اور جدوجہد ہونی چاہئے ویسے خدا تعالیٰ فضل بھی بڑا کر رہا ہے۔ اب فضل عمر فاؤنڈیشن کو تین سال میں کل سرمایہ پر چھ لاکھ روپے منافع ہوا ہے۔ گویا ایک سال میں دو لاکھ روپے جس کا مطلب ہے تقریباً 7-6 فیصد سالانہ۔ یہ بھی ایک تجارت لائن ہے جو فضل عمر فاؤنڈیشن نے لی۔ ایک لائن ہے تجارت کی جو ''نصرت جہاں آگے بڑھو'' نے لی اور وہ اللہ تعالیٰ سے تجارت ہے اور اس تجارت میں مغربی افریقہ کے ایک مقام پر چار مہینے میں دو ہزار پونڈ کی تجارت پر اللہ تعالیٰ نے چھ ہزار پونڈ کا نفع عطا فرمایا یعنی تین سو گنا نفع چار مہینے کے اندر پس دولت کا اصل مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس (فضل عمر فاؤنڈیشن والی) لائن کو چھوڑ دیا جائے۔ مختلف لائنوں پر چل کر ہم نے ترقی کرنی ہے۔ سارے راستے دراصل ہمارے لئے بنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب راستوں کے پہچاننے کی اور ان کے اوپر اس تیزی کے ساتھ اور اس بشاشت کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس تیزی اور بشاشت کے ساتھ چلنے کا ہم سے وہ مطالبہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے فضل کے بغیر ہم اس کی رحمت اور فضل کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(الفضل ربوہ 5 جنوری 1972ء)

اے شہسوارِ حُسن یہ دل ہے یہ میرا دل
یہ تیری سر زمیں ہے قدم ناز سے اُٹھا

مَیں پوچھ لوں کہ کیا ہے مرا جبر و اختیار
یارب یہ مسئلہ کبھی آغاز سے اُٹھا

وہ ابر شبنمی تھا کہ نہلا گیا وجود
میں خواب دیکھتا ہوا الفاظ سے اُٹھا

شاعر کی آنکھ کا وہ ستارہ ہوا علیمؔ
قامت میں جو قیامتی انداز سے اُٹھا

عبیداللہ علیمؔ

محمد ہادی صاحب

انسان اور پالتو جانور

جب سے انسان زمین پر ظاہر ہوا ہے اپنی بنیادی ضرویات کے پیش نظر اس کا جانوروں پر ہمیشہ انحصار رہا ہے۔ ابتدائی انسان نہ صرف یہ کہ دیگر مخلوقات کا گوشت کھاتا تھا۔ بلکہ ان کی ہڈیوں اور سینگوں کو اپنے اوزار اور ہتھیار بنانے کے کام میں لاتا تھا جانوروں کے ملائم بالوں اور کھال سے وہ اپنا لباس اور پناہ گاہ بناتا اور چمڑے سے مشکیزے تیار کرتا تھا۔ نیز جانوروں کے پنجے، پر، ہڈی اور دانت سے زیورات اور چربی سے ایندھن اور روشنی حاصل کرتا تھا۔

شروع شروع میں انسان کیڑے مکوڑے، چھپکلی، گھونگے اور دیگر سست رفتار جانور پکڑ کر اپنی خوراک حاصل کرتا تھا۔ اس کے ساتھ جنگلی جڑیں، پھل اور پودے کھانے کے لئے استعمال کرتا تھا۔ جونہی انسان نے ہتھیار اور پنجرے ایجاد کر لئے تو اس کے لئے بڑے جانوروں کا شکار آسان ہو گیا۔ اس طرح آج سے پچاس ہزار سال قبل جنگل کے بڑے جانور اور سمندر کی مچھلیاں انسانی خوراک کا حصہ بن گئیں۔

12,000 سال قبل مسیح انسان نے زندہ جانور پالنے شروع کئے اس طرح پہلی مرتبہ جانوروں کے گوشت اور متعلقہ اشیاء کی فراوانی ہو گئی۔ جانوروں کے جھنڈ جگہ جگہ نظر آنے لگے اور بہتر رہائش گاہیں بن گئیں اور دیہاتی زندگی کی ابتداء ہوئی۔ کھیتی باڑی بھی اسی دور میں شروع ہوئی۔

کتا

انسان کے تمام پالتو جانور کتا، بھیڑ، بکری، گائے، سئور، گھوڑا اور گدھا وغیرہ قدیم ترین تاریخ کے حامل ہیں۔ ان جانوروں میں سب سے پہلے کتا 15000 سال قبل پالا گیا۔ عراق میں 12000 سال قبل مسیح، امریکہ میں 8400 سال قبل مسیح اور برطانیہ میں 7500 سال قبل مسیح کے کتوں کی ہڈیاں دستیاب ہوئی ہیں۔

مصر میں قدیمی دور میں انسان نے اپنے مختلف مقاصد کے پیش نظر کتوں کو مختلف اقسام میں تقسیم کر دیا۔ انہوں نے لاغر و ہشیار کتوں کو ملایا تا کہ اس مخصوص نسل کو کھیلوں اور شکار کے لئے استعمال میں لایا جائے۔ جسیم اور خوفناک کتوں کو حفاظت کے لئے اور تابعدار قسم کے کتوں کو گلہ بانی کے لئے مخصوص کیا۔ آج دنیا میں کتوں کی 100 سے زیادہ نسلیں موجود ہیں۔

بھیڑیں اور بکریاں

کتوں کے بعد انسان نے بھیڑیں اور بکریاں پالنی شروع کیں۔ جو انسان کو اون دودھ اور کھال مہیا کرتی تھیں۔ پالتو بھیڑوں کی ہڈیاں 8500 سال قبل مسیح عراق میں دریافت ہوئیں۔ ایران میں 8050 سال قبل مسیح میں بھیڑوں کی مخصوص نسلیں پائی جاتی تھیں۔ اس کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں بھیڑیں اور بکریاں جنگلات سے پکڑی گئیں۔ جنگلی جانور کی حیثیت میں اس جانور کو پکڑنا اور پالنا آسان کام نہ تھا۔

وزن اٹھانے والے جانور

یوریشیا کا جنگلی بیل وزنی اور خطرناک تھا۔ کندھے کی سطح تک اس کا قد 2 میٹر ساڑھے چھ فٹ ہوتا تھا۔ اور لمبے سینگ تھے۔ بھیڑ بکریوں کے برعکس بیل کا گزارا صرف گھاس پر نہیں ہوتا تھا اپنی خوراک کے پیش نظر یہ صرف زرعی اور سرسبز علاقے میں رہ سکتا تھا اس وجہ سے بیل کو اس وقت تک پالتو جانور نہ بنایا جا سکا جب تک کہ زراعت نے ترقی نہ کر لی۔ انسان کو اس مویشی کی ضرورت ہل چلانے گوشت کھانے اور وزن اٹھانے کے لئے تھی۔ اس لئے چھوٹی عمر کے بیل پالے جاتے تھے تا کہ انہیں سدھا کر مطلوبہ ضروریات پوری کی جا سکیں۔ پالتو بیل کی ہڈیاں سب سے پہلے یونان میں 7000 سال قبل مسیح دریافت کی گئیں۔ بار برداری کے لحاظ سے بیل سے ملتا جلتا جانور گدھا مصریوں نے 3000 اور 4000 سال قبل مسیح کے درمیان پالا۔ افریقہ کا جنگلی گدھا پالا جاتا تھا اور بار برداری کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوا۔

یوریشیا کے بعض حصوں میں گھوڑے کا جنگلی جد امجد ٹرپان (TARPAN) آزاد پھرتا تھا۔ انسان نے سالہا سال کی کاوش کے بعد اسے پالتو گھوڑے کی شکل میں تبدیل کیا۔ ابتداً پالتو گھوڑے گدھے سے زیادہ بڑے نہ ہوتے تھے۔ گھوڑوں کا ایک جوڑا ایک چھوٹی رتھ کو کھینچتا جس پر صرف ایک آدمی سوار ہوتا تھا۔ ایک اکیلا گھوڑا ایک آدمی کا بوجھ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ گھوڑ سواری 1500 سال قبل مسیح تک ممکن نہ ہو سکی۔ مصریوں نے گھوڑے کی بڑی نسل کی پیدائش کی تو گھوڑ سواری عام ہو گئی اور آمد و رفت اور جنگوں میں اسے استعمال کیا گیا۔ ٹرپان کی نسل 1851ء میں ختم ہو گئی۔

اونٹ سب سے پہلے گھومنے پھرنے والے عربوں نے 3000 سال قبل مسیح پالا گھوڑے کی طرح اونٹ بھی ذریعہ آمد و رفت کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور جنگوں میں بھی استعمال کیا گیا۔

بلی، خرگوش، مرغ

چوہوں کی روک تھام کی غرض سے قدیمی لوگ مختلف قسم کے جانور پالتے تھے۔ مصری نیولہ اس مقصد کے لئے گھروں میں رکھتے تھے۔ جنگلی بلی افریقہ سے برآمد ہوئی اور چوہوں کی روک تھام کے لئے پالی گئی۔ 1600 سال قبل مسیح مصر میں بلی محبوب ترین جانور تھا۔ اور اسے مقدس تصور کیا جاتا تھا۔

خرگوش فرانسیسی پادریوں نے چھٹی صدی سے دسویں صدی تک پالے اعتقاد کے مطابق پادری خرگوش کے نوزائیدہ بچے کھاتے تھے جب کہ ان کا چرچ انہیں عام گوشت کھانے سے منع کرتا تھا۔

آج کل کثیر تعداد میں پالا جانے والا جانور مرغ ہے۔ ابتداً پاکستان کی وادیٔ سندھ میں 2000 سال قبل مسیح مرغ پائے جاتے تھے۔ ان جنگلی مرغوں کی نسل آہستہ آہستہ تبدیل ہوئی تو اسے دوسرے پرندوں کی طرح خوراک کا حصہ بنا لیا گیا۔ اس جنگلی مرغ سے 100 سے زیادہ قسم کی نسلیں پیدا کی جا چکی ہیں۔

شہد کی مکھی

شہد کی مکھیوں کا وجود کم از کم 7-8 ہزار سال قبل مسیح سے موجود ہے۔ سائنس دانوں کی تحقیقات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

"یورپ میں شہد کے بارہ میں پہلا تحریری ریکارڈ ایک پینٹنگ سے ملا۔ جو سپین کے صوبہ Valencia کے ایک شہر Bicorp کے نزدیک ایک غار سے ملی جس میں ایک شخص کو شہد کے چھتے سے شہد اکٹھا کرتے دکھایا گیا ہے یہ تصویر ماہرین کے خیال کے مطابق 7000 سال قبل مسیح کی ہے"۔

(الفضل 20 جون 2000ء)

شہد کی مکھیوں کو سب سے پہلے مصریوں نے 3000 سال قبل مسیح پالا۔ آج انسانی صحت کا انحصار جتنا شہد پر ہے اتنا کسی شے پر نہیں۔ اس کی افادیت کے پیش نظر دنیا میں شہد کی مکھیوں کو کثیر تعداد میں پالا جاتا ہے۔

جانوروں پر رحم کی تعلیم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے چہرے پر مارنے یا داغ لگانے سے منع فرمایا ایک دفعہ آپ کو رستے میں ایک گدھا نظر آیا جس کا چہرہ داغا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا "جس نے کسی جانور کے چہرے کو داغا یا اس کے منہ پر مارا اس کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔

(مسلم کتاب اللباس)

ایک سفر کے دوران ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تو حضورؐ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا۔ اور مجھے تنگ کر رہا تھا۔ تو میں نے اسے ادھر ادھر دوڑانا شروع کر دیا۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا:

"نرمی اختیار کرو"

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں۔ حضورؐ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ کے ساتھ لگ چکا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا:

"ان بے زبان جانوروں کے متعلق خدا سے ڈرو۔ ان پر سواری بھی اس وقت کرو جب یہ صحت مند ہوں اور ان کا گوشت بھی تب کھاؤ جب یہ صحت مند ہوں"۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد)

سنگ مرمر

پتھروں میں جو حیثیت سنگ مرمر کو حاصل ہے وہ کسی اور پتھر کو حاصل نہیں۔ اپنی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے اسے دنیا بھر میں بڑی قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تاج محل جو مغل بادشاہ شاہجہان نے اپنی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں تعمیر کروایا اور جسے دنیا کے سات عجائبات میں شمار کیا جاتا ہے۔ سنگ مرمر سے ہی تعمیر کیا گیا تھا۔ مغل بادشاہوں کی بنوائی ہوئی اکثر عمارات میں سنگ مرمر کا استعمال ہوا۔

سنگ مرمر دراصل چونے کا پتھر ہے۔ چونے کی چٹانیں بھی ایک قسم کی تہہ دار چٹانیں ہیں۔ ننھے ننھے سمندری جانوروں کے خول سمندر کی تہہ میں جمع ہوتے رہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چٹانوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چونے کا پتھر انہی چٹانوں میں شامل ہے یہی چونے کا پتھر جب زمین کی اندرونی حرارت اور دباؤ کی وجہ سے اپنی شکل تبدیل کر لیتا ہے تو سنگ مرمر بن جاتا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سنگ مرمر سفید ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ سنگ مرمر کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ سفید سنگ مرمر کے علاوہ سرخ، نیلا اور سیاہ سنگ مرمر بھی پایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں جے پور کے مقام پر نہایت اعلیٰ قسم کا سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں چترال کے علاقہ میں سنگ مرمر ملتا ہے۔ اور بہت سی جگہوں کے علاوہ کیمبل پور میں بھی سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ انیلہ ناز صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید بٹ صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل **کا نکاح** ہمراہ مکرم محمد اکمل بٹ صاحب ابن مکرم محمد لطیف بٹ صاحب آف احمد نگر نزد ربوہ بعوض مہر بیس ہزار روپے مورخہ 2001-2-25 بیت المہدی گولبازار میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا۔ 11 مارچ 2001ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ اگلے روز احمد نگر میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح

مکرم شمیم احمد ملک ربوہ حال کراچی ابن مکرم منیر احمد ملک صاحب و ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کا نکاح مورخہ 2 فروری 2001ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں عزیزہ عائشہ راجپوت بنت مکرم شاہد محمود صاحب راجپوت کینیڈا کے ساتھ بعوض مہر مبلغ ایک لاکھ اسی ہزار روپے پر مکرم مظہر اقبال صاحب نے پڑھا۔ شمیم احمد ملک مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب راجپوت مرحوم لاہور کا نواسہ اور بشیر احمد ملک آف ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا اور حافظ ملک مشتاق احمد مرحوم آف کیمبل پور کا پڑپوتا ہے عزیزہ عائشہ راجپوت چوہدری احمد جان مرحوم آف کراچی کی نواسی اور چوہدری محمود احمد راجپوت آف ٹورانٹو کینیڈا کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے۔

موسم گرما میں ہسپتال میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار اور ایک گذارش

احباب کرام سے گذارش ہے کہ!

ہسپتال میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات آپ کی اور آپ کے مریض کی سہولت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ کوشش کریں کہ ملاقات کے لئے انہی اوقات میں تشریف لائیں بارہ سال سے کم عمر بچوں کو ساتھ لانے پر پابندی ہے اور یہ پابندی آپ کے بچے کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائی گئی ہے کیونکہ چھوٹا بچہ انفیکشن کا اثر بڑوں کی نسبت بہت جلد قبول کرتا ہے یکم اپریل 2001 سے ملاقات کے اوقات شام 5 بجے سے 7 بجے تک ہوں گے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ محترم ملک محمد اکرم صاحب آف ہجکہ شریف (کارکن دفتر وصیت) مورخہ 19 مارچ 2001ء کو بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 60 برس تھی آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں چنانچہ اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی جہاں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں آپ کا ایک صاحبزادہ مکرم ملک محمد اکرام صاحب جامعہ احمدیہ میں درجہ خامسہ میں زیر تعلیم ہے۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ فرحت حفیظ صاحبہ زوجہ مکرم حفیظ احمد صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام سرور صاحب چیمہ مرحوم حال مقیم دارالیمن غربی ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

مکرم شہزاد احمد صاحب ولد عبدالشکور خان شکرانی جماعت احمدیہ بستی شکرانی ضلع بہاولپور چارہ مشین پر چارہ کاٹتے ہوئے زخمی ہوگئے ہیں۔

مکرمہ صفیہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالمالک خان شکرانی جماعت بستی شکرانی ضلع بہاولپور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔

محترمہ مسز میجر محمد اسلم منہاس صاحب مرحوم دیرینہ کارکن لجنہ حلقہ سبزہ زار راولپنڈی کو اچانک گر جانے سے چوٹیں آئی ہیں۔ درد کافی شدید ہے۔ اور صاحب فراش ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم عبدالستار صاحب ابن چوہدری عبدالغنی صاحب چک 61 ج۔ب دھروڑ فیصل آباد کی بیٹی مورخہ 12 مارچ 2001ء کو پیدائش کے فوراً بعد وفات پا گئی۔ احباب سے نعم البدل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 28 مارچ 2001ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر202
1-25 a.m.	نارویجین پروگرام۔
1-55 a.m.	بنگالی ملاقات۔
2-55 a.m.	ہماری کائنات۔
3-20 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر168
4-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-05 a.m.	لقاء مع العرب نمبر202
7-10 a.m.	بنگالی سروس۔
8-15 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر112
9-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام
10-00 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر168
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-45 a.m.	چلڈرنز کارنر
12-20 p.m.	سواحیلی پروگرام۔
1-05 p.m.	ہماری کائنات
1-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر202
2-45 p.m.	اردو کلاس نمبر112
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-30 p.m.	اردو اسباق نمبر35
6-00 p.m.	اطفال کی حضور سے ملاقات
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر169
9-05 p.m.	اردو اسباق نمبر35
9-35 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر113

جمعرات 29 مارچ 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب نمبر203
1-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
2-05 a.m.	اطفال سے ملاقات۔
3-00 a.m.	کہکشاں
4-30 a.m.	اردو اسباق نمبر35
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-55 a.m.	لقاء مع العرب نمبر203
7-00 a.m.	اطفال سے ملاقات
8-05 a.m.	اردو کلاس نمبر113
9-05 a.m.	اردو اسباق نمبر35
9-50 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر169
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m.	سندھی پروگرام۔
12-40 p.m.	تبرکات: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر
1-50 p.m.	لقاء مع العرب نمبر203
2-55 p.m.	اردو کلاس نمبر113
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-30 p.m.	سفر ہم نے کیا۔
6-00 p.m.	حضور کی مجلس سوال و جواب
6-55 p.m.	بنگالی سروس۔
8-05 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 p.m.	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر14
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ ایم ٹی اے کراچی
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت
11-15 p.m.	اردو کلاس نمبر114

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا و شکریہ احباب

مکرم گروپ کیپٹن اکرام خالد صاحب فضائیہ کالونی مکان نمبر 27 سٹریٹ نمبر 5 اسلام آباد ہائی وے راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے بیٹے اویس اکرام جو BDS کے فائنل ایئر کے طالب علم تھے کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کے بعد 19 فروری 2001ء کو 22 سال کی عمر میں ہمیں داغ مفارقت دے کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس اندوہ ناک سانحہ پر کثیر تعداد میں احباب جماعت خصوصاً راولپنڈی اور اسلام آباد کے امراء اور مربیان سلسلہ نے ہمارے گھر تشریف لاکر ہمارے غم زدہ دلوں کی ڈھارس بندھائی نیز اندرون ملک اور بیرون ملک سے بذریعہ فون اور خطوط تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے۔ ہم ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز اویس اکرام کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

مکرم کبیر احمد ناصر صاحب کارکن عملہ حفاظت خاص کے برادر نسبتی مکرم شریف احمد صاحب چھینہ حال جرمنی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ: 22 مارچ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم ازکم درجہ حرارت 15 زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 24 مارچ - غروب آفتاب 6.24
☆ اتوار 25 مارچ - طلوع فجر 4.44
☆ اتوار 25 مارچ - طلوع آفتاب 6.06

اے آرڈی کے کئی رہنما گرفتار پنجاب بھر میں

اے آر ڈی کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریاں دوسرے روز بھی جاری رہیں اور سینکڑوں رہنماؤں اور کارکنوں کو جیلوں میں منتقل کردیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ گرفتار کئے جانے والوں کو 188 اور 16 ایم پی او کے تحت جیلوں میں بھجوایا گیا ہے اور 23 مارچ کے بعد ہی ان کو رہا کیا جائے گا۔

کئی پولنگ سٹیشنوں پر جھگڑے۔ ایک امیدوار قتل

بلدیاتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں ملک کے 20 اضلاع میں ووٹ ڈالے گئے۔ پولنگ مجموعی طور پر پرامن رہی تاہم بعض جگہوں پر لڑائی جھگڑے کے واقعات بھی ہوئے۔ سیالکوٹ میں مخالفین کی فائرنگ سے جنرل کونسلر کا ایک امیدوار میر آصف ہلاک ہوگیا۔

احتساب میں ناکامی کی ذمہ دار افسر شاہی ہے

سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ قانون کی حکمرانی سے ہی بڑھتی ہوئی بدعنوانی پر قابو پایا جاسکتا ہے عدالت عظمٰی نے ملک میں رشوت ستانی و بدعنوانی کے فروغ اور احتساب قوانین کی ناکامی کی ذمہ داری افسر شاہی پر عائد کی ہے

کوئی غلط کام نہیں کیا۔ واجپائی

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے دفاعی سودوں میں کوئی غلط کام نہیں کیا ہے

بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں ہنگامے

بھارت میں دفاعی سودوں میں بدعنوانی کے معاملات پر پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں ہنگامے کے باعث اجلاس پھر ملتوی کردیا گیا۔ بی بی سی کے مطابق حزب اختلاف اپنے اس مطالبے پر بضد ہے کہ حکومت بدعنوانی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرے اور خود مستعفی ہوجائے۔

جسٹس رمدے کی سماعت سے معذرت

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے اپوزیشن اتحاد اے آر ڈی کے عہدیداروں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے خلاف اے آر ڈی کے مرکزی رہنما اور استقلال پارٹی کے سربراہ سید منظور علی گیلانی کی حبس بے جا کی درخواست کی سماعت سے ذاتی وجوہ پر معذرت کرلی اور یہ درخواست ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بھجوادی تاکہ اسے سماعت کے لئے ہائی کورٹ کے کسی دوسرے بنچ میں بھجوایا جاسکے۔

ڈاک کا لفافہ 4 روپے

وفاقی کابینہ نے ڈاک کے لفافے کی قیمت میں دو روپے اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اب ڈاک کا لفافہ چار روپے میں جائے گا۔

واپڈا نے پولیس کو پیچھے چھوڑ دیا

لاہور ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج نے واپڈا کے خلاف ایک کیس میں ریمارکس دیئے ہیں کہ شہریوں کو بلاجواز تنگ کرنے میں واپڈا نے پولیس کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ واپڈا ... والوں کو شہریوں کے حقوق کا احترام سکھانا پڑے گا۔

بچوں کے لئے شناختی کارڈ کا اجراء

نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی کے زیراہتمام ملک بھر کے بچوں کی رجسٹریشن کا نیا نظام وضع کیا گیا ہے۔ جس کے تحت رجسٹریشن کا موجودہ نظام اور ''ب'' فارم ختم کردیا جائے گا اور سات کروڑ بچوں کو نئے شناختی کارڈ فراہم کئے جائیں گے۔ چیئرمین نادرا نے بتایا کہ ہر بچے کو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ملے گا اور بچے یہ کارڈ 18 سال کی عمر تک استعمال کریں گے۔ جن کے بعد انہیں خود بخود قومی شناختی کارڈ مل جائے گا۔

اکسیر بلڈ پریشر
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax: 213966

ہومیو پیتھک ادویات کا بااعتماد مرکز
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

خوشخبری سادہ بکس بالکل مفت
روزمرہ ضروری استعمال کی 117- ادویات کا سیٹ GHP پلاسٹک شیشی میں اب سپیشل رعایتی قیمت پر 117- ادویات کی قیمت 10ML 900/- 20ML 1200/- ان خوبیوں کے ساتھ کہ ☆ نہ ٹوٹنے کا ڈر ☆ نہ اڑنے کا خوف ☆ وزن کم اٹھانے میں آسان۔ اسکے علاوہ خریدتے وقت ان ادویات کے ساتھ سادہ بکس بالکل مفت حاصل کریں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ فون: 212399

چکن روسٹ۔ اٹالین آئسکریم۔ فالودہ
ٹھنڈی رسملائی۔ اور ربڑی والا دودھ دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638
فاسٹ فوڈ

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
اوقات 9 تا 5 بجے شام
ناغہ بروز جمعہ
نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کرکے دکھی انسانیت کی خدمت کریں
زیر سرپرستی مقبول احمد خان
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
042-6306163
بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان شجرکار وجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

محلولات کے بارے آپ اپنی گاڑی کے انجن اور گیئر بکس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں
LIQUI MOLY
A German Product
ایم۔او۔ایس۔ٹو اینٹی فیکشن MOS2 ANTIFRICTION
پٹرول، ڈیزل اور موٹر آئل کا خرچ کم کرتا ہے۔
اچانک انجن کے جام ہونے کا خطرہ ختم ہوجاتا ہے۔
پچاس فیصد انجن کے پرزوں کی رگڑھائی میں کمی پیدا کرتا ہے اور انجن کے شور میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔
ڈیزل سسٹم کلینر DIESEL SYSTEM CLEANER
انجیکٹر ٹپس کو جام ہونے سے روکتا ہے۔
اس کیمیکل کے استعمال سے آپ انجن کو 30,000 کلومیٹر تک بحفاظت چلا سکتے ہیں
ڈیزل پمپ، نوزل اور ہیٹر کو کھلوانے یا تبدیل کرانے کی ضرورت نہیں۔
انجن کی تھرتھراہٹ کو ختم کرتا ہے اور ڈیزل کو 99.9 جلنے میں مدد دیتا ہے۔
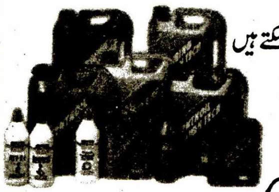
Synthoil High Tech - 5 - W40 HD 15000 km
MOS2 Lechtlauf -10 W - 40 HD 12000 km
Turning High Tech 15 W 40 HD 10000 km

Environmental Protection
Has Top Priority At LIQUI MOLY
A WAR AGAINST POLLUTION
9/224 Ferozpur Road, Muslim Town More, Lahore 54600 Pakistan
Fifty + Lubrication Motor Oil
Ph: 92-42- 756 6360
Fax: 92-42- 755 3273
E-mail: flmaisa@wol.net.pk

CPL 61